اہل ایمان آٹھ گرجاؤں میں جمع ہونے لگے تھے۔" ابتدا میں بیرنز ہی تنہا مشنری تھا لیکن اب یاؤ کے حالات کی خبر پا کر بہت سے دیگر مشنریوں نے بھی ادھر آنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم ان میں سے کسی نے بھی ملاوی سے باہر رہائش پذیر یاؤ کی طرف رجوع نہیں کیا۔ یہ لوگ موزنبیق اور تنزانیہ میں تقریباً دس لاکھ کی تعداد میں آباد ہیں۔ بیرنز کہتے ہیں۔ "انہیں مسیحی مناادوں کی ضرورت ہے جو ان کے اندر کام کرسکیں۔ ان منادوں میں معاشرتی ترقی کا کام کرنے والے کارکن اور دوسرے لوگ شامل ہوں"۔

مشرقِ وسطیٰ

بحرین: چرچ اداروں کو ازسرِ نو رجسٹریشن کی ہدایت

مسلم اکثریت کی خلیجی ریاست بحرین میں آٹھ چرچ اداروں سے کہا گیا تھا کہ وہ نومبر 1990ء کے آخر تک سماجی معاملات کے سرکاری ڈائریکٹوریٹ کے پاس اپنے آپ کو رجسٹر کرائیں۔ ڈائریکٹوریٹ کے سربراہ جمیل الجشی نے چرچ کے نمائندوں کو بتایا کہ حکومت کو "خوشی ہوگی" اگر چرچ ادارے "معاشرے میں اپنی سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھیں اور معاشرے کا حصہ بن جائیں۔"

ازسرنو رجسٹر شدہ کلیساؤں کا سالانہ بجٹ اگر دولاکھ دینار سے تجاوز کر جائے تو انہیں اپنے حساب کتاب کی نقول ڈائریکٹوریٹ کے پاس داخل کرانی ہوں گی۔ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے بنکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس کی منظوری کے بغیر چرچ کی اعانتیں بیرون ملک منتقل نہ کیں جائیں۔ لیکن الجشی نے عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ منظوری کے لیے پیش کردہ تمام غیر ملکی عطیات کی منتقلی کی اجازت دے دیں گے۔ (متعدد کلیسائی حلقے مقامی اور غیر ملکی خیراتی اداروں کے لیے ہر سال لاکھوں ڈالر جمع کرتے ہیں۔)

الجشی کا کہنا ہے کہ ازسرنو رجسٹریشن لازمی نہیں ہے۔ البتہ جن اداروں نے ایسا کیا ہے۔ وہ "خیراتی بازاروں، ثقافتی پروگراموں، قرعہ اندازیوں، عوامی اجتماعات اور معاشرتی منصوبوں جیسے کام جاری رکھ سکتے ہیں"۔ جو ادارے رجسٹریشن کے لیے تیار نہیں ہیں "انہیں اپنی سرگرمیاں صرف عبادات تک محدود رکھنی چاہیئں"۔ اپنے ہمسایہ ملکوں کے مقابلے میں بحرین

میں عیسائیوں کو عبادت، تعلیم اور سماجی کام کی نسبتاً زیادہ آزادی حاصل ہے اور حکمران خاندان کے ساتھ بہت سے چرچ راہنماؤں کے بہت اچھے تعلقات قائم ہیں۔

آٹھ رجسٹر شدہ کلیساؤں میں یونائیٹڈ (CHRUCH OF SOUTH INDIA)، فنڈا منٹلسٹ (CHURCH OF PHILADELPHIA)، انڈین انڈی پینڈینٹ (MAR THOMA)، ری فارمڈ (NATIONAL EVANGELICAL) ، رومن کیتھولک، اینگلیکن اور (مختلف حلقہ اختیار کے) دو اورینٹل آرتھوڈوکس کلیسا شامل ہیں۔ صرف اینگلیکن، ایونجلیکل اور رومن کیتھولک چرچوں کی اپنی عمارات ہیں۔ جو کئی نسلیں قبل حکمران خاندان کی طرف سے عطیے کے طور پر دی گئی زمین پر تعمیر کی گئی تھیں۔ الجشی نے بتایا کہ پچاس سے زائد دیگر مذہبی گروہوں کو جو اجتماعات کے لیے ایونجلیکل اور اینگلیکن سہولتوں کو استعمال میں لاتے ہیں، رجسٹر نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے ان گروہوں کو مشورہ دیا کہ وہ رجسٹر شدہ کلیساؤں میں سے کسی ایک کے ساتھ "وابستہ" ہوجائیں۔ تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ یہ تمام گروہ جن کی تعداد پچاس سے اوپر ہے، آٹھ کلیساؤں میں سے کسی ایک کی سرپرستی حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے؟

(رپورٹ اکیومنیکل پریس سروس)

مسیحی بنیادوں پر خلیج میں جنگ کی مخالفت

(ذیل کی رپورٹ اگرچہ امریکہ اعراق جنگ سے قبل کی ہے تاہم تجزیہ کے نقطۂ نظر سے اسکی اہمیت کی بناء پر ہم اسے شائع کر رہے ہیں)

یورپ میں قومی اکیومنیکل کونسلوں کے جنرل سیکرٹریوں کا ایک اجتماع ہور (سویڈن) میں منعقد ہوا جس میں "عالمی رائے عامہ کے ہلاکت خیز روّیے پر تشویش" کا اظہار کیا گیا۔ جس کے تحت وہ خلیج فارس میں فوری جنگ کو ناگزیر خیال کرتی اور اسے قبول کرنے پر آمادہ نظر آتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس صورت حال میں چرچ کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ وہ "سیاستدانوں اور جرنیلوں کو جو پہلا وار کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اس بات کا قائل کرے کہ ایسی جنگ اخلاقی لحاظ سے ناقابل دفاع اور سیاسی لحاظ سے خودکشی کے مترادف ہوگی"۔ انہوں نے کسی ایسے تصادم سے خبردار کیا جس میں کیمیائی یا ایٹمی یا دونوں قسم کے ہتھیار استعمال کیے جاسکتے ہوں۔